165071 ـ کیا انبیاء علیہم السلام قبر کے دبانے سے محفوظ رہتے ہیں

سوال

میں نے ایك حدیث پڑھی ہے جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" قبر میت کو دباتی ہے، اگر اس سے کوئی نجات پا سکتا تو سعد بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ نجات پاتے "

کیا قبر کا یہ میت کو دبانا ہر شخص کو شامل ہے جس میں انبیاء اور شہداء اور صالحین اور صدیقین بھی شامل ہوتے ہیں، یا کہ اس سے بچنے کا کوئی طریقہ ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہم سوال نمبر (131627) کے جواب میں قبر کے میت کو دبانے کے مسئلہ پر کلام کر چکے ہیں، وہاں ہم نے اس مسئلہ کے متعلق وارد شدہ احادیث اور اس کے مسائل بیان کیے ہیں اس لیے آپ اس کا مطالعہ کر لیں.

وہاں ہم نے یہاں کیے گئے سوال کا جواب نہیں دیا کہ آیا قبر کا یہ دبانا انبیاء کو بھی شامل ہے یا نہیں ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ:

بخصوص اس مسئلہ کے نصوص وحیہ میں کوئی ایسا ثبوت نہیں ملتا، لیکن ہم نے بہت سارے علماء کرام کی کلام کا مطالعہ ضرور کیا ہے جو انبیاء کو اس سے استثناء قرار دیتے ہیں، یہ قول اس وقت اور بھی متعین ہو جائیگا کہ:

میت کے گناہوں کے اعتبار سے قبر کا دبانا بھی مختلف ہو گا؛ چنانچہ انبیاء کرام تو کبیرہ گناہوں سے معصوم ہیں، اور اسی طرح صغیرہ گناہ پر اصرار سے بھی معصوم ہیں، اس لیے قبر کا یہ دبانا اور قبر میں سوال و جواب سے انبیاء مستثنی ہیں.

امام سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یحیی علیہ السلام کو قبر کے دبانے کے متعلق ایك حدیث بیان کی جاتی ہے، اور یہ حدیث بالکل ہی انتہائی منکر ہے، اور اس کی سند معضل ہے، یہ معروف ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو قبر نہیں دباتی " انتہی

دیکھیں: شرح الصدور بشرح حال الموتى و القبور (114).

اور امام مناوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبر کے دبانے سے کوئی شخص بھی نجات نہیں پا سکتا، نیک اور غیر نیک سب برابر ہیں، لیکن جیسا کہ مؤلف " سیوطی " نے " الخصائص " میں بیان کیا ہے کہ اس سے انبیاء علیہم السلام کو خاص کیا گیا ہے " انتہی

ماخوذ از: فیض القدیر (5 / 424).

اور مناوی رحمہ اللہ ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

" لیکن حکیم ترمذی نے اس سےانبیاءاور اولیاء کو مستثنی کیا ہے؛ ان کا میلان اس طرف ہے کہ انہیں قبر نہیں دباتی اور نہ ہی ان سے سوال و جواب ہوتے ہیں "

لیکن میں کہتا ہوں کہ: انبیاء کو مستثنی کرنا تو واضح ہے لیکن اولیاء کو مستثنی قرار دینا صحیح نہیں لگتا، کیا آپ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کے مقام و مرتبہ کو نہیں دیکھتے لیکن اس کے باوجود قبر نے انہیں دبایا " انتہی

دیکھیں: فیض القدیر (5 / 398).

اور شیخ احمد نفراوی مالکی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" انبیاء علیہم السلام کے متعلق بعض علماء کا کہنا ہے کہ یہ معلوم نہیں کہ انبیاء کو بھی قبر دباتی ہے، اور ان سے سوال ہوتا ہے، بلکہ ان کی عصمت کی بنا پر وہ اس سے مستثنی ہیں " انتہی

دیکھیں: الفواکہ الدوانی (2 / 688).

شافعی المسلک سلیمان البجیرمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قبر کا دبانا ہر ایک میت کو عام ہے چاہے وہ مکلف نہ بھی ہو تو بھی قبر اسے دبائی گی، قبر کے میت کو دبانے سے صرف انبیاء اور فاطمہ بنت اسد بچے ہیں " انتہی

دیکھیں: تحفۃ الحبیب علی شرح الخطیب (2 / 586).

اور فاطمہ بنت قیس کا استثناء سنت نبویہ کی کسی حدیث سے ثابت نہیں، بلکہ ایک موضوع یا شدید ضعیف حدیث پر

اعتماد کیا گیا جسے ابن شبہ نے اپنی کتاب " تاریخ المدینة " (1 / 124) میں ذکر کیا ہے.

اس حدیث کی سند میں کئی مجھول الحال راوی ہیں اور اس کی سند میں عبد اللہ بن جعفر بن المسور بن مخرمہ راوی بھی ہے جس کے بارہ میں ابن حبان کا قول ہے کہ: احادیث بیان کرنے میں بہت زیادہ وہم کا شکار تھا، حتی کہ ثقات سے وہ کچھ روایت کیا جاتا ہے جو اثبات کی احادیث کے مشابہ بھی نہیں، اس لیے جب کوئی ایسا شخص سنے جو فن حدیث رکھتا ہے تو وہ گواہی دیگا کہ یہ الٹ ہے، اس لیے اسے ترک کرنا مستحق ٹھرا " انتہی

دیکھیں: المجروحین (2 / 27).

اور شیخ عبد العزیز الراجحی حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" انبیاء کے بارہ میں ہمیں کوئی علم نہیں کہ قبر انہیں بھی دباتی ہے " انتہی

دیکھیں: شرح العقیدة الطحاویة (307) مکتبہ شاملہ کے حساب سے نمبر.

ظاہر یہ ہوا کہ قبر کا دبایا جانا شہداء اور صالحین اور اولیاء سب کو شامل ہے، لیکن صرف انبیاء کو شامل نہیں.

واللہ اعلم .